مولانا اخلاق حسین صاحب قاسمی

تجرید اور تاکید کا بلیغ ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب کے ہاں!

قرآن حکیم میں ایک فعل کے بعد اسی کا ہم معنی لفظ حال کے لئے لایا جاتا ہے۔
بعض مفسرین اسے حال مؤکدہ قرار دیتے ہیں جس سے مفہوم فعل کی تاکید مقصود ہوتی ہے۔
اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسے حسن کلام کے لئے فواصل میں سجع کی رعایت دے کر ترجمہ کرتے ہیں۔

۱۔ بقرہ میں یہود کو خطاب کر کے فرمایا۔

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (۶۰)

عَثَا يَعْثُوْ عُثُوًّا يا عَثَا وعَثِيَ عُثِيًّا واوی اور یائی دونوں بابوں سے یہ لفظ آتا ہے اس کے معنی حد سے زیادہ فساد و تباہی برپا کرتے آتے ہیں۔

شاہ صاحب صنعت تجرید پر عمل کر کے اس طرح ترجمہ کرتے ہیں۔

"اور نہ پھرو ملک میں فساد مچاتے"۔

تجرید کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ فعل کو اس کے مفہوم سے مجرد اور خالی کر دیتے ہیں جیسا کہ شاہ صاحب نے لاتعثوا کا ترجمہ صرف "نہ پھرو" کیا ہے۔

عربی زبان کے اصول بلاغت کے تحت قرآن کریم میں فواصل میں سجع کی رعایت سے حال کا صیغہ لایا گیا ہے۔
شاہ صاحب نے اردو زبان کے اصول بلاغت کا لحاظ کیا اور ترجمہ کو تکرار سے بچانے کے لئے تجرید پر عمل کیا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کو فارسی میں ترجمہ کرنا تھا اس لئے شاہ صاحب نے فارسی ترجمہ میں عربی تاکید کا ترجمہ برقرار رکھا اور اس طرح ترجمہ کیا۔

"و فساد مکنید در زمین تباہی کناں"

یعنی زمین میں فساد نہ کرو اس حال میں کہ تم تباہی پھیلانے والے ہو۔

شاہ عبدالقادر صاحب کے نزدیک مفسدین کا لفظ فواصل میں رعایت سجع کے لئے بطور حسن کلام لایا گیا ہے۔ کیونکہ اوپر محسنین۔ یفسقون۔ اور آگے یعتدون اور یسحرون نون کے صیغے لائے گئے ہیں۔

میر سید شریف جرجانی نے بھی تجرید کے مطابق اس طرح ترجمہ کیا ہے۔

"مروید در زمین بفساد"

اس کا مطلب یہ ہوا کہ فارسی ترجمہ میں بھی تکرار کو میر سیّد شریف نے بلاغت کے خلاف سمجھا۔

سید صاحب عربی لغت اور عربی گریمر (علم صرف و نحو) کے مشہور امام ہیں اور علم بیان و معانی کے امام علامہ تفتازانی کے معاصر ہیں اور ایک علمی مسئلہ میں بحث و مباحثہ کے اندر علامہ نے میر سید صاحب سے شکست کھائی ہے۔

یہ دونوں حضرات تیمور لنگ کے عہد میں ہوئے ہیں۔ اردو کے دونوں اول مترجم شاہ عبدالقادر صاحب اور شاہ رفیع الدین صاحب نے اسی وجہ سے میر سید صاحب کے ترجمہ کو ترجیح دی ہے اور تجرید کے مطابق ترجمہ کیا ہے۔ شاہ رفیع الدین صاحب نے "مت پھرو" ترجمہ کیا ہے۔

ان کے علاوہ اردو مترجمین کی اکثریت شاہ عبدالقادر صاحب کے ساتھ گئی ہے۔ دیکھئے

"اور حدِ اعتدال سے نہ نکلو فساد کرتے ہوئے زمین میں" (تھانوی صاحب)

"اور ملک میں فساد نہ پھیلاتے پھرو" (ڈپٹی صاحب)

"اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو" (مودودی صاحب)

یہ فقرہ قرآن کریم میں پانچ جگہ آیا ہے۔ ایک بقرہ میں جو اوپر گذرا۔ اس کے چار مقام حسب ذیل ہیں۔

۲۔ اعراف میں قوم ثمود کو خطاب کیا۔

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (۷۴) اور مت مچاتے پھرو زمین میں فساد

یہ شاہ عبدالقادر صاحب کا ہے الفاظ وہی ہیں صرف اسلوب بدل دیا ہے۔

اس جگہ شاہ ولی اللہ صاحب نے تو تاکید کی پابندی میں "تباہی مکنید" ترجمہ کیا ہے باقی تمام حضرات نے تجرید پر عمل کیا ہے۔

اس کے بعد یہ فقرہ قوم شعیبؑ کے لئے آیا ہے اور یہاں شاہ عبدالقادر صاحب کے الفاظ یہ ہیں:۔

۳۔ "اور نہ مچاؤ زمین میں خرابی" (۸۵)

شاہ صاحب نے ترجمہ میں تنوع پیدا کر دیا۔ باقی حضرات میں سید شریف اور شاہ ولی اللہؒ اس جگہ تاکیدی ترجمہ پر اتفاق کرتے نظر آرہے ہیں۔ شاہ رفیع الدین صاحب کو اس جگہ بھی اپنے والد سے اختلاف ہے اور اپنے چھوٹے

بھائی سے اتفاق ہے۔

اس کے بعد یہ جملہ سورۃ شعراء میں قوم شعیب کے لئے پھر آیا ہے۔ یہاں شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ میں تنوع پیدا کیا ہے۔ اور نئے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

۴۔ " اور مت دوڑو ملک میں خرابی ڈالتے " (۱۸۳)

شاہ ولی اللہ صاحب نے تاکیدی ترجمہ کرتے ہوئے ایک نیا لفظ دیا ہے۔

" و بے باک گردید در زمین فساد کناں "

شیخ کے الفاظ یہ ہیں۔

" و تباہی مجوئید در زمین درحالیکہ قصد فساد دارید "

اس کے بعد سورۃ عنکبوت میں بھی قوم شعیبؑ کو پھر خطاب کر کے یہ نصیحت کی گئی ہے۔

شاہ عبدالقادر صاحب نے اس جگہ بھی نیا انداز اختیار کیا ہے۔

۵۔ " اور مت پھرو زمین میں خرابی مچاتے " (۳۶)

اس آیت میں شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنا اسلوب چھوڑنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ اور تجرید پر عمل کرتے ہیں۔

" دیگر دید در زمین فساد کناں "

ان تمام مقامات میں کلام کا سیاق و سباق بتا رہا ہے کہ مفسدین کا لفظ فواصل میں سجع کی رعایت کے لئے لایا گیا ہے۔ ورنہ " عثی " کے مفہوم میں جو شدت فساد موجود ہے۔ اس کے بعد کسی تاکیدی لفظ کے لانے کی ضرورت نہ تھی یہ صرف حسن کلام اور شوکت عبارت کے لئے لایا گیا ہے۔

تولّی اور ادبار | اس کی دوسری مثال بھی پیش کی جاتی ہے۔

اصحاب حنین کو خطاب کر کے فرمایا۔

ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ (توبہ ۲۵)

شاہ صاحب نے تجرید کے مطابق اس طرح ترجمہ کیا ہے۔

" پھر ہٹے تم پیٹھ کر "

لغت میں تولّی اور ادبار دونوں کے معنی پیٹھ پھیر کر جانے کے ہیں۔ دوسرے حضرات مدبرین کو حال مؤکدہ مانتے ہیں اور شاہ صاحب کے نزدیک مدبرین کا لفظ صرف سجع کی رعایت سے لایا گیا ہے اس لئے شاہ صاحب اپنے اسلوب پر ترجمہ کرتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس جگہ تاکید کو چھوڑ دیتے ہیں اور فرماتے ہیں :-

" پس برگشتید پشت دادہ "

شاہ صاحب نے یہاں تولی کا پورا ترجمہ نہیں کیا۔ البتہ سورہ انبیاء میں حضرت ابراہیمؑ کی زبانی جہاں یہ فقرہ نقل ہوا ہے۔ وہاں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے تاکیدی ترجمہ کیا ہے۔

" رو بگردانید پشت دادہ "

شاہ عبدالقادر صاحب اور شاہ رفیع الدین صاحب دونوں نے تجرید پر عمل کر کے اس طرح ترجمہ کیا ہے۔

" جب تم جا چکو گے پیٹھ پھیر کر "

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مقامات پر لفظ مدبرین فواصل میں موزونیت قائم رکھنے کے لئے لایا گیا ہے۔

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ (۵۷) — اور قسم اللہ کی، میں علاج کروں گا تمہارے بتوں کا جب تم جا چکو گے پیٹھ پھیر کر۔

تولی اور اعراض فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ۔ (توبہ ۷۶) — پھر جب دیا ان کو اپنے فضل سے اس میں بخل کیا اور پھر گئے ٹلا کر

یہ شاہ عبدالقادر صاحب ہیں جنہوں نے تولی اور اعراض کا ترجمہ الگ الگ لفظوں میں کیا اور خوب کیا ہے کا ٹھیک لفظی ترجمہ اس طرح ہو گا۔

" اور پھر گئے اور وہ منہ پھیرنے والے تھے "

یہ شاہ رفیع الدین صاحب ہیں۔ اس کے مقابلہ میں شاہ عبدالقادر صاحب کا ترجمہ کتنا فصیح ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے بھی فارسی میں لفظی ترجمہ کیا اور تاکید کا مفہوم پیدا کیا۔

" و برگشتید اعراض کناں "

معرضون کا حال بنایا ہے۔

مولانا تھانوی صاحب نے حال موکد کا مفہوم اس طرح ادا کیا ہے۔

" اور وہ روگردانی کرنے لگے اور وہ تو روگردانی کے عادی تھے "

شک اور ریب عربی میں شک اور ریب ہم معنی الفاظ ہیں۔ قرآن کریم نے ان دونوں لفظوں کو ایک جگہ جمع کر کے تاکید پیدا کی ہے۔

وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ (ہود ۔ ۱۱۰)

شاہ ولی اللہ صاحب نے تاکید کا ترجمہ اس طرح کیا ہے۔

" ایشاں در شبہ قوی اندازاں "

یعنی یہ لوگ قوی شک میں مبتلا ہیں۔ شاہ صاحب نے صرف ایک لفظ کا ترجمہ کیا ہے اور دوسرے لفظ کا مفہوم قوی کا لفظ لا کر ادا کیا ہے۔

سید جرجانی نے یہ لکھا ہے۔

" ہر آئینہ در شک اندازاں شکے ظاہر "

شاہ عبدالقادر صاحب نے ترجمہ کو کتنا بلیغ بنا دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ " اور ان کو اس میں شبہ ہے کہ جی نہیں ٹھہرتا۔" شک قلب کی ایسی بیماری ہے جو قلب کا آرام ختم کر دیتی ہے اور ہر وقت بے چین رکھتی ہے اس لئے شاہ صاحب نے ریب کا ترجمہ بے چینی اور بے قراری کیا ہے اور اس طرح ترجمہ کو تکرار سے بچا کر اس میں تنوع پیدا کر دیا ہے۔

شاہ رفیع الدین صاحب کے ہاں بھی ایک لفظ ہے یعنی قلق میں ڈالنے والا۔

سورہ ابراہیم میں شاہ صاحب کا ترجمہ ایک دوسرا رنگ پیدا کر رہا ہے۔

وَاِنَّا لَفِیْ شَکٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَا اِلَیْہِ مُرِیْبٍ۔ اور ہم کو شبہ ہے اس راہ میں جس طرف ہم کو بلاتے ہو جس سے خاطر جمع نہیں۔ (۹)

فارسی والے حضرات اپنے پہلے انداز پر قائم ہیں شاہ رفیع الدین صاحب کے ہاں بھی وہی پہلا لفظ قلق نظر آ رہا ہے۔

شاہ عبدالقادر صاحب نے "جی نہیں ٹھہرتا" کو "خاطر جمع نہیں" سے بدل دیا مفہوم ایک ہے اور الفاظ الگ الگ ہیں۔

یہی لفظ سورۃ سبا کے آخر میں آیا ہے وہاں شاہ صاحب کرتے ہیں۔

" وہ لوگ تھے دھوکے میں جو چین نہ لینے دیتا " (۵۴)

شک اور ریب دونوں لفظوں کا ترجمہ بالکل نئے لفظوں میں کیا ہے۔

خشیتہ اور اشفاق | قرآن کریم نے خشیتہ اور اشفاق دونوں ہم معنی الفاظ کو بھی ایک جگہ جمع کیا ہے۔ فرشتوں کی تعریف میں کہا ہے

وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ (انبیاء ۲۸)

اس فقرہ کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔

" اور وہ ڈر اس کے سے ڈرنے والے ہیں " (شاہ رفیع الدین)

فارسی والے حضرات نے اشفاق کا ترجمہ۔ ترس اولرزانند (سید صاحب) ترس خدا مضطرب انند (شاہ ولی اللہ)

روتے ہیں اور بے قرار رہتے ہیں۔ یہ اشفاق کا مجازی ترجمہ ہے تاکید کا لفظی ترجمہ وہی ہو سکتا ہے جو شاہ رفیع الدین صاحب نے کیا ہے۔

اب شاہ عبدالقادر صاحب کا کمال دیکھئے۔

"اور وہ اس کی ہیبت سے ڈرتے ہیں"

خشیت کا ترجمہ ہیبت بمعنی جلال کر کے ترجمہ کو نہایت بلیغ اور بامحاورہ کر دیا۔

شاہ صاحب نے مجازی معنی مراد لئے ہیں۔ ہیبت سے خوف پیدا ہوتا ہے یہ سبب اور مسبّب ہیں اسی علاقہ سببیت کی وجہ سے معنی مجازی اختیار کئے۔

ڈپٹی صاحب نے بھی شاہ صاحب ہی کی پیروی کی۔ صرف ہیبت کی جگہ اس کا دوسرا ہم معنی لفظ "جلال" اختیار کیا۔ مولانا مودودی کے الفاظ یہ ہیں۔

"اور وہ اس کے خوف سے ڈرے رہتے ہیں"

یہ الفاظ مودودی سے پہلے مولانا احمد رضا خان صاحب کے ہاں ملتے ہیں وہ لکھتے ہیں۔

"وہ اس خوف سے ڈر رہے ہیں"

مودودی صاحب نے خان صاحب کے ترجمہ کو زیادہ پُر اثر کر دیا ہے۔ یہ فقرہ سورہ مومنون کے اندر بھی ہے

إِنَّ الَّذِينَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ (۵۷)

شاہ عبدالقادر صاحب نے جدّت اور تنوع پیدا کرتے ہوئے بالکل ترجمہ کیا ہے۔

"البتہ جو لوگ اپنے رب کے خوف سے اندیشہ رکھتے ہیں"

دوسرے تراجم یہ ہیں:-

"خوف سے ترساں رہتے ہیں" (ڈپٹی صاحب)

"ہیبت سے ڈرتے ہیں" (تھانوی صاحب)

"رب کے خوف سے ڈرے رہتے ہیں" (مودودی صاحب)

شیخ نے ترساںند اور شاہ صاحب نے مضطرباںند لکھا ہے۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ قرآن حکیم نے اس اسلوب تاکید سے یہ مفہوم پیدا کیا ہے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ سے ڈرنے باوجود اس بات کا خوف اپنے دل میں رکھتے ہیں کہ ان سے خوف خدا کا حق ادا نہیں ہوا — اب یہ قرآن حکیم کے انداز کی بلاغت کا کمال ہے کہ وہ صرف دو تین لفظوں میں اتنا بڑا مفہوم ادا کر گیا اور ترجمہ کرنے والے حیران و پریشان رہ گئے کہ وہ اس وسیع مفہوم کو ترجمہ کا لباس کس طرح پہنائیں۔

GEOFMAN

geofman

اس نشان کا تعاقب
آپ کو معیاری
ادویات کی
وسیع کائنات سے روشناس کراتا ہے۔

جافمین فارماسیوٹیکلز

geofman

GEOFMAN PHARMACEUTICALS

204, E.I. LINES, DR. DAWOOD POTA ROAD, KARACHI-PAKISTAN.

Tel : 511783 : 511846 : 511884

FACTORY
20/23 KORANGI
INDUSTRIAL AREA
KARACHI.

TEL 310651, 310672,
312062, 312418
CABLE : "GEOFMANCO"
TELEX : 25324 GOFMN PK.

GEOFMAN